© rasailojaraid.com

کتاب نما

Key to Al-Kahf: Challenging Materialism & Godlessness, [کلید الکہف: مادیت اور الحاد کے لیے چیلنج]، خرم مراد، عبدالرشید صدیقی۔ اسلامک فاؤنڈیشن، لسٹر، برطانیہ۔ صفحات: ۵۹۔ قیمت: درج نہیں۔

قرآن فہمی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے عظیم احسانات میں سے ایک احسان ہے۔ یہ سعادت بزورِ بازو حاصل نہیں کی جاسکتی۔ وہ جس پر اپنی عنایت کرنا چاہتا ہے، اس کے لیے سینے کو کشادہ کردیتا ہے اور قرآن کریم کی برکات سے نواز دیتا ہے۔ زیرنظر کتاب اس یقین میں مزید اضافہ کردیتی ہے۔ یہ خرم مرادؒ کے ۱۹۸۰ء میں برطانیہ میں دورانِ قیام قرآن کریم پر محاضرات میں سے ایک محاضرہ ہے، جسے ان کے تحریر کردہ نوٹس کی مدد سے عبدالرشید صدیقی صاحب نے قیمتی اضافوں سے مدون کیا ہے۔

مقدمے میں عبدالرشید صدیقی صاحب نے اختصار سے وہ اصولِ تفسیر بھی بیان کردیے ہیں جو اس مقالے میں اختیار کیے گئے ہیں، مثلاً: ۱- تعبیر وتشریح کرتے وقت اسلام کے عمومی اُصول اور سنت رسولؐ کی روح، مزاج اور اسلامی قوانین کو سامنے رکھا جائے اور ان کے دائرے میں رہتے ہوئے قرآن کی تعبیر کی جائے۔ ۲- وہ قرآنی آیات جو کسی خاص مضمون سے تعلق رکھتی ہوں انھیں اسی مضمون سے وابستہ رکھا جائے اور ایسا کرتے وقت قرآن کریم میں تذکیر، تلاوت، تزکیہ اور حکیم کے فرق کو سامنے رکھا جائے۔ ۳- تعبیر میں محض ندرت وجدت کے شوق میں بلاوجہ مفہوم کو کھینچا تانا نہ جائے۔ ۴- کسی بھی لفظ سے معانی کو اس کے متن اور تاریخی حوالے سے الگ نہ کیا جائے۔ ۵- زبان چونکہ ایک اہم ذریعہ ابلاغ ہے اور اس کے معانی میں تبدیلی بھی واقع ہوتی ہے، اس لیے نئے سیاق وسباق میں بھی اصل معانی کو بنیاد بنایا جائے۔ ۶- نئے سیاق وسباق کے تعلق سے غور کرنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے قبل تاریخی تناظر میں آیت کے اصل مفہوم کو سمجھ لیا جائے۔ ۷- اگر ضرورت کے پیشِ نظر کسی نئی اصطلاح کا استعمال مفید ہو تو یہ یقین کرلیا جائے کہ اصل معانی سے کوئی انحراف واقع نہ ہو۔ ۸- خصوصی احکامات سے عموم اخذ کیا جائے تاکہ تبدیلیِ زمانہ کے باوجود احکام کو نافذ کیا جاسکے۔

ان عمومی اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے خرم مراد مرحوم نے سورۂ کہف کے حوالے سے جو مقالہ تحریر کیا، اس کے مصادر کی تخریج کے ساتھ جن مقامات پر اضافے کی ضرورت تھی، برادرم عبدالرشید صدیقی نے انتہائی محنت سے تحقیق کے ساتھ انھیں مدون کیا ہے۔ اس حوالے سے دجّال سے متعلق احادیث کو ضمیمے میں یک جا کر دیا گیا ہے، تاکہ اصل مضمون سے توجہ ہٹ کر اس طرف مبذول نہ ہو جائے۔ پہلے باب میں ایک اضافہ ہے۔ ایسے ہی دوسرے باب میں پانچویں حصے سے آٹھویں حصے تک، اور تیسرے اور چوتھے باب بھی اضافے ہیں، لیکن تحریر کو اس طرح پُرو دیا گیا ہے کہ کسی مقام پر بھی کوئی تشنگی یا خلا محسوس نہیں ہوتا۔

سورۂ کہف کی اہمیت احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے اور جمعہ کے دن اس کا پڑھنا انتہائی اجر کا باعث ہے۔ احادیث میں اس طرف بھی واضح اشارہ ملتا ہے کہ جو اس سورہ کی ابتدائی ۱۰ آیات کو پڑھے گا وہ دجّال کے اثرات سے محفوظ رہے گا۔ ایسے ہی بعض آیات میں اس کی آخری ۱۰ آیات کے بارے میں اور بعض میں محض ۱۰ آیات کے حوالے سے اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اس سورہ کی برکات میں دجّال سے محفوظ رکھنے کی خاصیت تو پائی جاتی ہے لیکن اس سے زیادہ دجّال کے آنے سے قبل عام حالات میں اس کی اہمیت غیر معمولی ہے اور اسی بنا پر خرم مراد مرحوم نے اسے غور کرنے کے لیے منتخب کیا۔ سورہ کے مضامین کا خلاصہ پہلے باب میں بیان کردینے کے ساتھ اس سورہ کا دیگر سورتوں کے ساتھ تعلق اور خصوصاً سورۂ بنی اسرائیل اور اس میں جو مماثلت پائی جاتی ہے اس پر علمی جائزہ پہلے باب کی خصوصیت ہے۔

سورۂ کہف کا آغاز جن کلمات سے ہو رہا ہے اور سورہ بنی اسرائیل کا آغاز جن کلمات سے ہوتا ہے ان میں ایک گہری معنوی مماثلت پائی جاتی ہے، خصوصاً توحید، ہدایتِ ربانی اور رسول کریمؐ اور انبیا کے حوالے سے ان کا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا عبد ہونا قبل اسلام کے ان تمام تصورات کی تردید کر دیتا ہے جن میں انبیا یا بعض دینی شخصیات کو اُلوہیت میں شریک بنا لیا جاتا تھا۔ خود ہدایت الٰہی کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حوالے سے اس پہلو کو سمجھایا گیا ہے کہ کتاب ہدایت کا اصل مصنف اور بھیجنے والا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہے۔

اصحابِ کہف کے واقعے سے آج کے حوالے سے جو پیغام ملتا ہے وہ ماحول کی آلودگی اور ظلم و طاغوت کی کثرت کو دیکھتے ہوئے دل چھوڑ کر کہیں گوشہ نشین ہو جانا نہیں ہے، بلکہ پوری استقامت اور صبر کے ساتھ مالکِ حقیقی کی طرف رجوع کرتے ہوئے کلمۂ حق ادا کرنا ہے۔ ساتھ ہی یہ پیغام بھی ہے کہ کیا واقعی ہمارے یہ اندازے کہ پانی سر سے اُوپر گزر چکا، اب اصلاح کی کوئی اُمید نہیں کی جاسکتی، اس لیے زمین کا پیٹ یا کسی غار کے مکین بن جانے میں نجات ہے درست کہے جاسکتے ہیں، یا اللہ کی مدد سے جس کے بارے بڑے صالح افراد یہ پکار اُٹھے تھے کہ متٰی نصر اللہ، ہم مایوس ہو کر ظلم و طاغوت کو من مانی کرنے کے لیے آزاد چھوڑ دیں، اور اصلاح کی قوتیں اپنے آپ کو ذاتی تحفظ کے نظریے کی روشنی میں میدانِ عمل سے نکال کر گوشہ نشینی اختیار کرلیں۔

یہ مکی سورہ یہ پیغام دیتی ہے کہ مکہ میں ہونے والے وہ تمام مظالم اور آزمایشیں جن سے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحابِ رسولؐ گزر رہے تھے، ان تمام آزمایشوں نے نہ انھیں دل برداشتہ کیا نہ وہ تنہائی کی طرف راغب ہوئے بلکہ اس امتحان نے دین کی دعوت دینے اور اس کے لیے اذیت برداشت کرنے کی لذت میں کچھ اضافہ ہی کر دیا۔

اصحابِ کہف کے قصے سے ایک بات یہ بھی سمجھ میں آتی ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کس طرح قوانینِ فطرت کو اپنی مرضی کے مطابق عموم دیتا ہے اور کس طرح بعض حالات میں استثناء کی شکل پیدا ہو جاتی ہے۔ ۳۰۰ سال تک سونے کے بعد جاگنا ایک ایسا استثنا ہے، جو مالکِ کائنات کی قدرت، قوت اور حاکمیت کی ایک دلیل اور اس بنا پر ایک آیت کی حیثیت رکھتا ہے۔

آگے چل کر حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت خضر علیہ السلام کے واقعے کا تفصیلی تجزیہ ہے جس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اللہ کے انبیا بھی تعلیمی سفر سے گزرتے رہے ہیں اور بعض اوقات بے صبری کا مظاہرہ بھی کر بیٹھتے ہیں۔ ایک عظیم رسول اور قائد کو جس طرح حضرت خضرؑ نے اسرار سے آگاہ کیا اور جس تجسس و تحقیق کے جذبے کا اظہار حضرت موسیٰؑ کے طرزِ عمل کے سامنے آتا ہے اس میں اہلِ علم کے لیے بہت سے سبق ہیں۔

پھر ذوالقرنین کے واقعے کا تجزیہ بتاتا ہے کہ ایک ایسا فرماں روا جس کی مملکت مشرق

© rasailojaraid.com